ذی روح[1] کی فوٹو گرافی کا حکم

شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

آپ کی کیا رائے ہے ان کے تعلق سے جو کہتے ہیں کہ انسان کی فوٹو کھینچنا جائز ہے مگر جو ہاتھ سے بنائی جائے وہ حرام ہے؟ اور آپ کی کیا نصیحت ہے ان بہنوں کے لئے جو بغیر علم کے فتوے دیتی ہیں؟

جواب: تصویر جائز نہیں، نہ ہاتھ سے اور نہ اس کے علاوہ کسی اور چیز سے۔ ہر قسم کی تصویر منکر ہے اور رسول اللہ ﷺ نے تصویر بنانے والوں پر لعنت کی ہے، چنانچہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: **إنَّ أشَدَّ الناسِ عذاباً يوم القيامةِ المُصَوِّرون** (سب سے سخت ترین عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو ہوگا) (بخاری:۵۹۵۰، مسلم:۲۱۰۹) اور فرمایا: **كلُّ مُصَوِّرٍ في النار** (ہر تصویر بنانے والا آگ میں ہوگا) (مسلم:۲۱۱۰)۔ تصویر بنانے والے کو ہر تصویر کی وجہ سے جہنم میں آگ کی سزا ہوگی[2]۔

جب نبی ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے تکیہ پر تصویر دیکھی تو اسے لے کر پھاڑ دیا اور فرمایا: **إن أصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة و يقال لهم : أحيوا ما خلقتم** (ان تصاویر کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ زندہ کرو جسے تم نے بنایا ہے)۔ (بخاری:۵۱۸۱، مسلم:۲۱۰۸)

---

[1] ذی روح سے مراد انسان اور جانور ہیں جن میں روح ہوتی ہے (چاہے وہ زندہ ہو یا مردہ)۔ یہاں پر فوٹو گرافی سے مراد ذی روح کی فوٹو گرافی ہے۔ درخت اور پھول پودے ان میں شامل نہیں ہیں اور اسی طرح جمادات جیسے پہاڑ، ندیاں اور سمندر وغیرہ بھی ان میں شامل نہیں ہیں جیسا کہ مسلم کی روایت میں ہے: إن كنت لابد فاعلا فاصنع الشجر وما لا نفس له (اگر تجھے بنانا ہی ہے تو درخت یا ان چیزوں کو بنا جن میں جان نہیں ہے) (مسلم:۲۱۱۰)

[2] جیسا کہ مسلم کی روایت میں ہے: كل مصور في النار يجعل له بكل صورة صورها نفسا فتعذبه في جهنم (مسلم:۲۱۱۰)

توہر مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ تصویروں سے آگاہ رہے جبکہ نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے سود کھانے اور کھلانے والوں پر اور تصویر بنانے والوں پر اور گودھنے والی عورتوں پر اور جو گودھنے کرواتی ہیں ان پر لعنت کی ہے[۳]۔ یعنی ان سب سے تحذیر کے لئے۔ تو سود کھانے والے اور گودھنے والی عورتیں اور ذی روح (یعنی روح والے جیسے) کبوتر یا مرغی یا اونٹ یا انسان یا گوریا وغیرہ یہ سب ذی روح ہیں جن کی تصویر جائز نہیں، نہ کاغذ پر اور نہ ہی کپڑوں پر، نہ لکڑی پر اور نہ ہی کسی اور چیز پر اور اسی طرح ان کے مجسمے بنانا بھی جائز نہیں۔

مرد و زن تمام کے لئے بغیر علم کے فتوے دینے سے بچنا ضروری ہے۔ تمام لوگوں کو اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا ضروری ہے۔ ہر خاتون اللہ کا تقویٰ اختیار کریں اور بغیر علم کے فتوے نہ دیں۔ اللہ کے بارے میں بغیر علم کے باتیں کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ بغیر علم کے فتوے دینے کا بہت بڑا خطرہ ہے۔ مومنوں پر یہ واجب ہے کہ وہ اس سے آگاہ رہیں اور کوئی بات بغیر علم کے نہ کریں اور جو گزر چکا اس پر اللہ سے استغفار کریں۔

(مصدر: مجموع فتاویٰ و مقالات الشیخ ابن باز ، ج ۲۸ ص ۳۳۹)

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ سے الدر النضید کے درس میں پوچھا گیا:

کیا موبائیل سے لی گئی تصویر بھی حرام تصویروں میں شامل ہیں ؟

جواب: اگر تصویر ثابت رہتی ہے اور باقی رہ جاتی ہے[۴] تو یہ بھی حرام تصویروں کے حکم میں شامل ہے چاہے وہ کسی ذریعے سے لی جائے۔ مگر اگر تصویر ثابت نہیں رہتی اور ختم ہو جاتی ہے تو یہ اس میں شامل نہیں ہے کیونکہ یہ براہ راست نقل کرنا ہے (جیسے لائو براڈکاسٹ)۔

---

[۳] جیسا کہ مسند احمد کی روایت میں ہے۔ دیکھئے مسند احمد: ۱۸۷۵۶

[۴] جیسے فوٹو میں تصویر ثابت رہتی ہے مگر براہ راست نشر میں ثابت نہیں رہتی اگر اسے ریکارڈ نہیں کیا جائے۔

سوال: میری والدہ مجھ سے میرے بچوں کی موبائیل سے تصویر کا مطالبہ کرتی ہیں اور جب میں اس کا انکار کرتا ہوں تو وہ ناراض ہو جاتی ہیں!

جواب: انہیں ناراض ہونے دو! الحمدللہ، انہیں ناراض ہونے دو اور اللہ کی نافرمانی سے انہیں راضی مت کرو۔ نہ ہی اپنے شوہر کو اور نہ ہی والدین کو اللہ کی نافرمانی سے راضی کرو۔[5]

سوال: نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ تو کیا اس سے مراد رحمت کے فرشتے ہیں یا تمام قسم کے فرشتے ہیں؟

جواب: نہیں، جو فرشتے تمہارے اعمال کو (لکھ کر) محفوظ کر رہے ہیں وہ تم سے جدا نہیں ہوتے۔ جو رحمت کے فرشتے ہیں وہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ اور جب تمہارے گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوں گے تو اس میں شیطان داخل ہوں گے۔ اللہ کی پناہ! کیونکہ فرشتے اور شیطان ایک جگہ پر جمع نہیں ہوتے۔ یا تو فرشتہ رہے گا یا شیطان رہے گا۔

(مصدر: شرح الدر النضيد فی اخلاص كلمة التوحيد للشوكانی)

صرف ضرورت کے تحت تصویر جائز ہے

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں: تصویر جائز نہیں سوائے ضرورت کے تحت۔ علماء نے ضرورت کے تحت تصویر کے جائز ہونے کا فتویٰ دیا ہے جیسے سیکیورٹی یا امن کے لئے یا شناختی کارڈ یا پاسپورٹ کے لئے[6] جو تصویر کی ضرورت

---

[5] کیونکہ اللہ کی نافرمانی میں کسی کی فرمانبرداری نہیں ہے جیسا کہ حدیث میں ہے لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق

[6] شیخ نے ضروری چیزوں کی چند مثالیں بیان کی ہیں۔ ہر باشعور عقل مند شخص ضروری اور غیر ضروری چیزوں میں فرق سمجھ سکتا ہے۔ شادی اور پارٹیوں میں خاص کر جن میں مرد و زن کا اختلاط ہو اس میں تصویر لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسی طرح عبادات کو ادا کرتے وقت جیسے طواف کے دوران تصویروں کا لینا منکر اور بے ضرورت عمل ہے جس میں ریاکاری کا بھی خدشہ ہوتا ہے اور =

ہوتی ہے یہ ضروری چیزوں میں آتی ہیں اگر اس کے بغیر مقصد پورا نہیں ہوتا۔ تو ایسی صورت میں یہ ضرورت کے تحت جائز ہو گی۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ

(اللہ تعالی نے تمہیں اس کی تفصیل بیان کر دی ہے جسے تم پر حرام کیا ہے مگر ایسی صورت میں جب تم کو سخت ضرورت پڑ جائے) (سورۃ الانعام:۱۱۹)

(مصدر: سعودی ٹی وی پر فتاویٰ پروگرام بتاریخ ۸ محرم ۱۴۳۷ھ)

ترجمہ اور حاشیہ: ابو مریم اعجاز احمد

= علماء اس سے منع کرتے ہیں۔ نیز حرم میں گناہ کرنا دوسری جگہوں پر گناہ کرنے سے زیادہ سخت بات ہے۔ اسی طرح بے ضرورت تصویروں میں اپنے پسندیدہ کھلاڑی یا فلم اداکاروں کی تصویریں لگانا اور رکھنا بھی ہے اور اس سے بھی زیادہ سخت بات علماء اور صالحین کی تصویروں کو محفوظ کرنا ہے کیونکہ آخر الذکر کی تصویر شرک کا ذریعہ بن سکتی ہے برعکس اول الذکر کے۔ اس بات پر غور کریں۔